دُنیا ذو فنون

کمالِ فکر و دانش نہیں زوالِ رغبتِ دُنیا — زوالِ فکر و دانش ہے، کمالِ قربتِ دُنیا
یہ دُنیا ہے نہ کر اس میں ملالِ کلفتِ دُنیا — غلط ہے راہِ دُنیا میں خیالِ راحتِ دُنیا
نہ لا لب پر کبھی اے دل سوالِ ثروتِ دُنیا — کہ ثروت ساتھ لاتی ہے خیالِ عشرتِ دُنیا
خیالِ عشرتِ دُنیا سے فتنے جاگ اٹھتے ہیں — انھیں فتنوں کا مظہر ہے زوالِ حشمتِ دُنیا
وہ رہتے ہیں ہمیشہ شادماں اپنی فقیری پر — جنھیں ہے علمِ انجامِ جلالِ سطوتِ دُنیا
محبت کر نہ دُنیا سے کہ اسکو چھوڑ جانا ہے — رولائیگا دمِ رحلت مآلِ الفتِ دُنیا
اگر ہے آج تیرے پاس توکل انکے ہاتھوں میں — ہمیشہ منقلب رہتا ہے حالِ دولتِ دُنیا
جفا و جور، قہر و جبر، گمراہی و مغروری — یہ ہیں ساری علاماتِ وبالِ ثروتِ دُنیا

پہنچنا ہے تجھے منزل پہ منزل دور ہے عاجز
سنبھل، اُٹھ، جاگ! اے محوِ جمالِ جنتِ دُنیا!